لاک ڈاؤن
میں
تراویح سے متعلق
مفتیان کرام کا فتوی
(سوال و جواب کی ترتیب سے)
مرتب کردہ
آبو معاویہ الحسینی الندوی بھیونڈی

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ ذیل کے بارے میں:

ملک میں لاک ڈاؤن میں توسیع ہوجانے کی وجہ سے رمضان المبارک کے ماہ مبارک کی اہم عبادتیں بھی گھر ہی میں انجام دینی ہوں گی، ایسے حالات میں چند سوالات درج ذیل ہیں امید کہ رہنمائی فرماکر ممنون کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق:

یقینا یہ بہت ہی افسوسناک صورتحال ہے کہ ہم اس سال رمضان المبارک کی ایک اہم عبادت تراویح مساجد میں باجماعت پڑھنے سے محروم ہوجائیں گے، لیکن ہمیں موجودہ وقت میں بھی ممکنہ خیر کی شکل پہ عمل کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیئے۔

اب آپ کے سوالات مع جوابات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں

کیا تراویح کی نماز گھر پہ ادا کرنا جائز ہو گا نیز تراویح کی جماعت کے لئے کتنے لوگوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب

1. تراویح کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔اس لئے اگر مسجد میں جماعت سے تراویح پڑھنا ممکن نہ ہو تو گھروں پر ہی تراویح پڑھنا ہو گا۔ تراویح کی جماعت عام نمازوں کی طرح دو شخص سے بھی ہو سکتی ہے۔

التراویح سنة مؤکدة الخ (رد المحتار)

سوال نمبر 2

اگر حفاظ نہ ملیں تو غیر حافظ کیا تراویح پڑھا سکتے ہیں، اسکی شکل کیا ہو گی؟

جواب

تراویح پڑھنا ایک سنت ہے اور تراویح میں مکمل قرآن پڑھنا یا سننا یہ ایک دوسری مستقل سنت ہے، اس لئے کوشش تو یہ ہونی چاہئے کہ دونوں ہی سنتوں پہ عمل ہو لیکن کوئی حافظ اگر نہ ملے تو سورۃ الفیل سے سورۃ الناس تک پڑھ کر تراویح پڑھ لیں یا قرآن کریم میں کہیں سے پڑھ کر بھی تراویح پڑھ سکتے ہیں۔

والختم مرة سنة أي قرائة الختم في صلاة التراويح سنة۔ (الدر المختار)

سوال نمبر 3

کچھ لوگ گھر میں ہی تراویح پڑھنا چاہیں اور ان میں سے کوئی بھی شرعی داڑھی والا نہ ہو لیکن قرآن صحیح پڑھنا جانتا ہو تو کیا وہ تراویح کی امامت کر سکتا ہے، اور جماعت کا ثواب ملے گا؟

جواب

داڑھی کٹانے والے کی امامت مکروہ تحریمی ہے لہذا باشرع شخص کو امام بنائیں لیکن اگر کوئی بھی باشرع نہیں ہے تو وہ شخص آئندہ داڑھی کی سنت کو زندگی میں لانے کا عہد کرے اور ایک اہم سنت کی عملی مخالفت پر توبہ بھی کرے اور پھر تراویح کی امامت کرلے، نماز ہوجائے گی اور جماعت کا ثواب بھی مل جائے گا، انشاءاللہ۔

سوال نمبر 4

کچھ مساجد کے امام حافظ نہیں ہوتے، باہر سے حفاظ آتے ہیں تراویح پڑھانے لیکن اس دفعہ یہ ممکن نہیں نظر آرہا ہے تو ایسی صورت میں کیا کریں؟

جواب

کوشش ہو کہ مسجد میں کوئی حافظ ہی ختم قرآن کے ساتھ تراویح پڑھائے تاکہ کم سے کم ہمارے مساجد ختم قرآن کی سنت سے محروم نہ رہے، لیکن اگر کوئی حافظ نہ مل سکے تو مجبوری میں الم ترکیف سے ہی تراویح ہی پڑھ لی جائے۔

سوال نمبر 5

کچھ بچوں کا حفظ ابھی مکمل نہیں ہوا لیکن وہ بالغ ہو چکے ہیں مثلا دس یا بیس پارے کے حافظ ہیں کیا وہ تراوتح میں بیس پارے تیس رمضان تک پڑھا سکتے ہیں، یا بیس پارے بیس دن میں پڑھائیں پھر الم تر سے پڑھ لیں؟

جواب

بچہ اگر بالغ ہے تو امامت کر سکتا ہے، پھر اگر وہ مکمل حافظ نہیں ہے تو جتنے پارے بھی اس کو یاد ہیں اتنے ہی تراوتح میں پڑھ لے چاہے تو چند دنوں میں وہ پارے پڑھ لینے کے بعد بقیہ دنوں میں الم ترکیف سے پڑھ لے یا پھر انہی پڑھے ہوئے پاروں کو دہرا لے، یا پورے مہینے کی تراوتح میں تھوڑا تھوڑا کر کے انہی پاروں کو پڑھے بس یہ خیال رہے کہ قرات کی جو واجب مقدار ہے ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں اس سے کم قرات کسی رکعت میں نہ ہو پائے۔

سوال نمبر 6

عورتیں اگر آپس میں جماعت کے ساتھ گھروں میں تراویح پڑھنا چاہے تو شرعا اس کا کیا حکم ہے نیز اگر کوئی بالغ لڑکی حافظ قرآن ہے کیا وہ صرف عورتوں کو باجماعت اس طرح پڑھا سکتی ہے کہ آواز گھر سے باہر نہ نکلے؟

جواب

حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے مروی ہے کہ عورتوں کی جماعت میں خیر نہیں ہے اس لئے عورت کی امامت کو علماء نے مکروہ تحریمی لکھا ہے خواہ تراویح ہی کیوں نہ ہو۔ لہذا عورتو کو چاہیے کہ تنہا تنہا نماز پڑھے یا گھروں میں مرد کی امامت میں پڑھ لیں۔ لیکن اگر کوئی عورت حافظہ ہے اور قرآن کریم کو یاد رکھنے کی غرض سے تراویح پڑھانا چاہتی ہے تو کچھ علماء نے اس کی گنجائش دی ہے، لیکن اس صورت میں بھی عشاء کی فرض نماز، وتر اور سنتیں سب تنہا تنہا پڑھیں گی نیز جماعت بڑی نہ ہو باہر سے عورتوں کو شرکت کے لئے نہ بلایا جائے۔ نیز امامت کرنے والی عورت آگے کھڑی ہونے کے بجائے بیچ صف میں کھڑی ہو گی۔

ويكره تحريما جماعة النساء ولو في التراويح في غير صلاة جنازة. لأنها لم تشرع مكرة۔ (درمختار مع الشامي ٢/... زكريا)

عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها أنها كانت تؤم النساء في شهر رمضان فتقوم وسطاً الخ (كتاب الآثار للامام محمدؒ)

سوالات من جانب

مولانا محمود دریابادی

حافظ اقبال چوناوالا

محمد انور داؤدی (ایڈیٹر روشنی)

جواب من جانب

واللہ اعلم بالصواب

جسیم الدین قاسمی

مفتی مرکز المعارف، ممبئی

16 / شعبان المعظم 1441ھ

بحکم حضرت

مفتی عزیز الرحمن صاحب فتحپوری

(مفتی اعظم مہاراشٹر)

تائید کنندگان

☆ مفتی عبیداللہ اسعدی شیخ الحدیث و صدر مفتی جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ

☆ مفتی سعید الرحمن فاروقی صدر مفتی دار العلوم امدادیہ

☆ مفتی سید حذیفہ قاسمی بھیونڈی

☆ مفتی محمد آزاد بیگ صدر مفتی معراج العلوم چیتا کیمپ

☆ مفتی محمد اشفاق دار العلوم امدادیہ

☆ مفتی جنید پالنپوری مسجد نور قلابہ

☆ مفتی حارث پالنپوری جوگیشوری

☆ مفتی حسیب الرحمٰن فتح پوری

☆ مفتی ثاقب قاسمی فتحپوری مدرسہ معراج العلوم

☆ مفتی محمد انصار قاسمی دارالعلوم منہاج السنہ مالونی ملاڈ